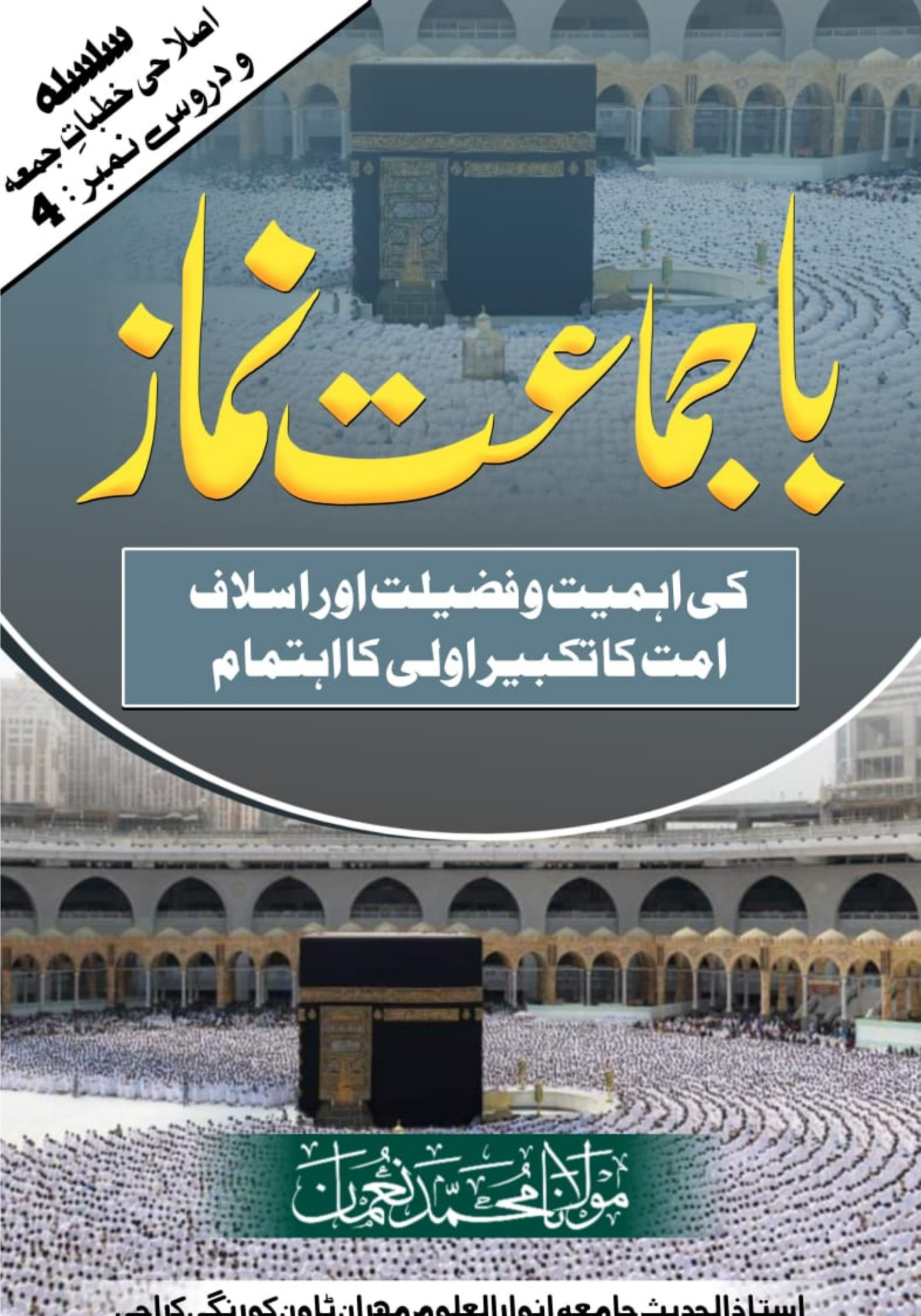


سلسلہ
اصلاحی خطباتِ جمعہ
و دروس نمبر : 4
باجماعت نماز
کی اہمیت وفضیلت اور اسلاف
امت کا تکبیر اولی کا اہتمام
مولانا محمد نعمان
استاذ الحدیث جامعہ انوار العلوم مہران ٹاؤن کورنگی کراچی

باجماعت نماز اور تکبیر اولی کا اہتمام

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِینُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا،وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا،مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ،وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ،وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَہٗ لَاشَرِيکَ لَهُ،وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ. أمّابعد:فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ.بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ.

قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی فِی الْقُرآنِ الْمَجِیْدِ:

﴿وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِينَ﴾(البقرۃ:۴۳)

وَفِیْ مَقَامٍ اٰخَرَ:

﴿يَا مَرْيَمُ اقْنُتِي لِرَبِّکِ وَاسْجُدِي وَارْكَعِي مَعَ الرَّاكِعِينَ﴾(آل عمران:۴۳)

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:مَنْ صَلَّى لِلَّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا فِي جَمَاعَةٍ يُدْرِکُ التَّكْبِيرَةَ الْأُولَى كُتِبَ لَهُ بَرَاءَتَانِ:بَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ،وَبَرَاءَةٌ مِنَ النِّفَاقِ.❶

وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي الْجَمَاعَةِ تَزِيدُ عَلَى صَلَاتِهِ وَحْدَهُ سَبْعًا وَعِشْرِينَ.❷

میرے انتہائی واجب الاحترام،قابلِ صداحترام بھائیوں،دوستوں اور بزرگوں!

میں نے جن آیات اور احادیث کا ذکر کیا اسمیں باجماعت نماز اور تکبیر اولی کیساتھ نماز پڑھنے کی ترغیب دی گئی ہے۔نماز پڑھنا تو ہر بالغ مسلمان مرد وعورت پر فرض ہے لیکن

❶سنن الترمذی:أبواب الصلاۃ،باب ماجاء فی فضل التکبیرۃ الأولی، رقم الحدیث: ۲۴۱

❷صحیح مسلم: کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ،باب فضل صلاہ الجماعۃوبیان التشدید فی التخلف عنھا،رقم الحدیث: ۶۵۰

باجماعت نماز اور تکبیر اولیٰ کیساتھ پڑھنے کی الگ ہی فضیلت ہے، اس لئے باجماعت اور تکبیر اولیٰ کا خوب اہتمام کرنا چاہیے، قرآنِ مجید اور احادیث مبارکہ میں اسکی نہایت ترغیب آئی ہے۔

باجماعت نماز کی اہمیت قرآنِ کریم کی روشنی میں

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِينَ﴾ (البقرة: ۴۳)

ترجمہ: اور نماز پڑھو نماز پڑھنے والوں کے ساتھ۔

اس آیت سے مفسرین نے جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کو ثابت کیا ہے، قاضی بیضاوی رحمہ اللہ تحریر فرماتے ہیں:

وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِينَ أی فی جماعتهم، فإن صلاة الجماعة تفضل صلاة الفذ بسبع وعشرين درجة لما فيها من تظاهر النفوس. ❶

ترجمہ: اور نماز پڑھو نماز پڑھنے والوں کے ساتھ، یعنی ان کی جماعت کے ساتھ، کیونکہ جماعت کی نماز منفرد کی نماز پر ستائیس درجہ فضیلت رکھتی ہے، اس لئے کہ اس میں باہمی تعاون ہے۔

امام رازی رحمہ اللہ تحریر فرماتے ہیں:

وَثَانِيهَا: أَنَّ الْمُرَادَ صَلُّوا مَعَ الْمُصَلِّينَ، وَعَلَى هَذَا يَزُولُ التَّكْرَارُ لِأَنَّ فِي الْأَوَّلِ أَمَرَ تَعَالَى بِإِقَامَتِهَا وَأَمَرَ فِي الثَّانِي بِفِعْلِهَا فِي الْجَمَاعَةِ. ❷

ترجمہ: دوسرا مطلب یہ ہے کہ نماز، نماز پڑھنے والوں کے ساتھ پڑھو، اس مطلب کے لینے میں تکرار بھی ختم ہو جائے گا، گویا پہلی آیت میں اقامتِ صلوۃ کا حکم دیا اور دوسری آیت میں اللہ تعالی نے نماز باجماعت کا حکم فرمایا۔

---

❶ تفسير البيضاوي: سورة البقرة آیت نمبر ۴۳ کے تحت، ج ۱ ص ۷۷

❷ التفسير الكبير: سورة البقرة آیت نمبر ۴۳ کے تحت، ج ۳ ص ۴۸۷

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

خلاصہ یہ ہے کہ پنج وقتہ جماعت ہر فرد پر سنت مؤکدہ ہے، جو بغیر شرعی عذر جیسے بیماری، سفر، بارش، آندھی، طوفان کے ترک نہیں کی جاسکتی ہے، اور تمام مسلمانوں پر فرض کفایہ ہے، اگر کل کے کل جماعت کے ترک پر اصرار کریں گے تو سب گنہگار ہوں گے کیونکہ یہ سنت شعارِ دین ہے۔ ❶

احادیثِ مبارکہ میں جماعت کی اہمیت وفضیلت

اس باب میں احادیث بکثرت آئی ہیں، جن سے جماعت کا لزوم، اس کی فضیلت اور تاکید نمایاں طور پر معلوم ہوتی ہے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

وَالَّذِی نَفْسِی بِيَدِهِ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ بِحَطَبٍ، فَيُحْطَبَ، ثُمَّ آمُرَ بِالصَّلَاةِ فَيُؤَذَّنَ لَهَا، ثُمَّ آمُرَ رَجُلًا فَيَؤُمَّ النَّاسَ، ثُمَّ أُخَالِفَ إِلَى رِجَالٍ، فَأُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ بُيُوتَهُمْ، وَالَّذِی نَفْسِی بِيَدِهِ لَوْ يَعْلَمُ أَحَدُهُمْ أَنَّهُ يَجِدُ عَرْقًا سَمِينًا، أَوْ مِرْمَاتَيْنِ حَسَنَتَيْنِ لَشَهِدَ العِشَاءَ. ❷

ترجمہ: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، جی چاہتا ہے کہ لکڑیوں کے ڈھیر کرنے کا حکم دوں پھر نماز کے لئے اذان پکار دی جائے، اس کے بعد کسی کو لوگوں کا امام بنادوں، پھر لوگوں کو چل کر دیکھوں اور جو اس وقت گھروں میں مل جائیں ان کو جلا ڈالوں، خدا کی قسم! ان کا حال یہ ہے کہ اگر کسی کو معلوم ہو جائے کہ موٹی ہڈی یا دو کھر ہی مل جائیں گے تو پھر وہ ضرور عشاء میں حاضر ہوں گے۔

---

❶ تفسیر عزیزی: سورہ بقرہ آیت نمبر ۴۳ کے تحت، ج ا ص ۲۷۱

❷ صحيح البخاري: كتاب الأذان، باب وجوب صلاة الجماعة، ج ا ص ۱۳۱، رقم الحديث: ۶۴۴

اس حدیث میں ''الرجال'' سے وہ لوگ مراد نہیں ہیں جو بے نمازی ہیں، بلکہ وہ لوگ مراد ہیں جو مسجد چھوڑ کر بغیر عذر شرعی اپنے گھروں میں نماز پڑھتے ہیں، جیسا کہ ابوداود کی مندرجہ ذیل حدیث میں وضاحت ہے:

لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ فِتْيَتِي فَيَجْمَعُوا حُزَمًا مِّنْ حَطَبٍ، ثُمَّ آتِيَ قَوْمًا يُصَلُّونَ فِي بُيُوتِهِمْ لَيْسَتْ بِهِمْ عِلَّةٌ فَأُحَرِّقَهَا عَلَيْهِمْ. ❶

ترجمہ: بلا شبہ جی چاہتا ہے کہ جوانوں کو حکم دوں کہ وہ میرے پاس لکڑیاں ڈھیر لگا دیں، پھر میں ان میں جاؤں جو اپنے گھروں میں بلا عذر نماز پڑھتے ہیں ان کو گھر سمیت جلا ڈالوں۔

ان حدیثوں کے ضمن میں امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

فلولا أن تخلفهم عن الصلوة في المسجد معصية كبيرة عظيمة لما هدرهم النبي صلى الله عليه وسلم وبحرق منازلهم. ❷

ترجمہ: اگر مسجد میں جماعت کی نماز سے غیر حاضری گناہ کبیرہ نہ ہوتی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے گھروں کو جلانے کی تہدید (دھمکی) نہ فرماتے۔

پہلی حدیث میں ''لشهد العشاء'' کا جملہ بتا رہا ہے کہ یہ تاکید اور ساتھ ہی تہدید وقتی نمازوں کے لئے بھی ہے، صرف یہ عشاء کی نماز کی تاکید کے لئے نہیں ہے، جیسا کہ بعض لوگوں کا گمان ہے۔

جماعت کی نماز سے وہ پیچھے رہتا ہے جو منافق ہو

لَقَدْ رَأَيْتُنَا وَمَا يَتَخَلَّفُ عَنِ الصَّلَاةِ إِلَّا مُنَافِقٌ قَدْ عُلِمَ نِفَاقُهُ، أَوْ مَرِيضٌ، إِنْ كَانَ الْمَرِيضُ لَيَمْشِي بَيْنَ رَجُلَيْنِ حَتَّى يَأْتِيَ الصَّلَاةَ، وَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ

❶ سنن أبي داود: كتاب الأذان، باب في التشديد في ترك الجماعة، ج ١ ص ١٥٠، رقم الحديث: ٥٤٩

❷ كتاب الصلاة لأحمد بن حنبل: ص ٢١

اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَنَا سُنَنَ الْهُدَى، وَإِنَّ مِنْ سُنَنِ الْهُدَى الصَّلَاةَ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي يُؤَذَّنُ فِيهِ. وَفِيْ رِوَايَةٍ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَلْقَى اللّٰهَ غَدًا مُسْلِمًا، فَلْيُحَافِظْ عَلَى هَؤُلَاءِ الصَّلَوَاتِ حَيْثُ يُنَادَى بِهِنَّ، فَإِنَّ اللّٰهَ شَرَعَ لِنَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُنَنَ الْهُدَى، وَإِنَّهُنَّ مِنْ سُنَنِ الْهُدَى، وَلَوْ أَنَّكُمْ صَلَّيْتُمْ فِي بُيُوتِكُمْ كَمَا يُصَلِّي هَذَا الْمُتَخَلِّفُ فِي بَيْتِهِ، لَتَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ، وَلَوْ تَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ لَضَلَلْتُمْ، وَمَا مِنْ رَجُلٍ يَتَطَهَّرُ فَيُحْسِنُ الطُّهُورَ ثُمَّ يَعْمِدُ إِلَى مَسْجِدٍ مِّنْ هَذِهِ الْمَسَاجِدِ، إِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ بِكُلِّ خَطْوَةٍ يَخْطُوهَا حَسَنَةً وَيَرْفَعُهُ بِهَا دَرَجَةً وَيَحُطُّ عَنْهُ بِهَا سَيِّئَةً، وَلَقَدْ رَأَيْتُنَا وَمَا يَتَخَلَّفُ عَنْهَا إِلَّا مُنَافِقٌ مَعْلُومُ النِّفَاقِ، وَلَقَدْ كَانَ الرَّجُلُ يُؤْتَى بِهِ يُهَادَى بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ حَتَّى يُقَامَ فِي الصَّفِّ. ❶

ترجمہ: بلا شبہ ہمیں معلوم ہے کہ بجز کھلے ہوئے منافق یا بالکل نڈھال بیمار کے اور کوئی جماعت کی نماز سے نہیں بچھڑتا ہے، بلکہ جو بیمار بھی ہیں وہ بھی دو شخصوں کے سہارے چل کر نماز کے لئے مسجد میں آتے ہیں، اور انہوں نے یہ بھی فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ''سنن ہدی'' کی ہمیں تعلیم فرمائی اور بے شک اس مسجد میں نماز پڑھنا جس میں اذان دی جائے سنن ہدی میں سے ہے۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا جس کو یہ بات خوش لگتی ہے کہ وہ کل (بعد موت) اللہ سے حالتِ اسلام پر ملے تو اس کو چاہیے کہ تمام نمازوں کے لئے جونہی اذان پکاری جائے مسجد میں حاضری دے، بے شک اللہ تعالی نے اپنے نبی کے لئے سنن ہدی کو مشروع فرمایا ہے اور انہی میں سے نمازیں ہیں، اور اگر (کہیں) تم نے بھی منافق کی طرح گھروں میں

❶ صحیح مسلم: کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجماعۃ من سنن الهدی، ج ۱ ص ۴۵۳، رقم الحدیث: ۶۵۴

ہی نماز پڑھ لی تو بالیقین تم نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ترک کردی، اور اگر تم نے (خدانخواستہ) ترکِ سنت کو عادت بنالیا تو پھر تمہاری گمراہی میں کوئی شبہ نہیں، جو بھی خوب پاک وصاف ہوکر کسی مسجد کی طرف جاتا ہے اللہ تعالی اس کے لئے اس کے ہر قدم کے بدلے ایک نیکی لکھتا ہے، ایک درجہ بلند کرتا ہے، اور ایک گناہ مٹاتا ہے، اور ہمیں یقین ہے کہ بغیر عذرِ شرعی بجز منافق اور کوئی جماعت کی نماز سے نہیں کتراتا، کیونکہ مؤمن مرد جو دوسروں کے سہارے بھی آسکتا ہے تو بھی آتا ہے اور صف میں مل کر نماز پڑھتا ہے۔

اکیلے نماز پڑھنے والے پر شیطان غالب آتا ہے

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

مَا مِنْ ثَلَاثَةٍ فِي قَرْيَةٍ وَلَا بَدْوٍ لَا تُقَامُ فِيهِمُ الصَّلَاةُ إِلَّا قَدِ اسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ، فَعَلَيْكَ بِالْجَمَاعَةِ فَإِنَّمَا يَأْكُلُ الذِّئْبُ الْقَاصِيَةَ. قَالَ السَّائِبُ: يَعْنِي بِالْجَمَاعَةِ: الصَّلَاةَ فِي الْجَمَاعَةِ. ❶

ترجمہ: تین آدمی کسی بستی یا جنگل میں ہوں اور پھر بھی وہ جماعت سے نماز نہ پڑھیں تو ان پر شیطان مسلط ہوجاتا ہے، پس تم جماعت کو لازم کرلو کیونکہ بھیڑیا اسی بکری کو کھاتا ہے جو ریوڑ سے دور رہتی ہو۔

راوی حدیث فرماتے ہیں کہ جماعت سے مراد نماز کی جماعت ہے۔

ان حدیثوں سے یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ جماعت کی نماز کی نہایت تاکیدیں آئیں ہیں، اس راہ میں مشقت ودقت کی پرواہ نہ کرنا چاہیے، تاآنکہ بیمار وغیرہ جیسے

❶ سنن أبي داود: كتاب الصلاة، باب في التشديد في ترك الجماعة، رقم الحديث: ٥٤٧

معذورین کے لئے مسجد پہنچنا ممکن ہو تو اس کے لئے بھی مستحب ہے کہ مسجد ہی آئے۔ ایک دوسری حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ واقعی آپ تارکِ جماعت کو جلا کر مار ڈالتے اگر آپ کو عورتوں اور چھوٹے بچوں کا خیال نہ ہوتا۔ ❶

باجماعت نماز کی فضیلت ستائیس گنا زیادہ ہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي الْجَمَاعَةِ تَزِيدُ عَلَى صَلَاتِهِ وَحْدَهُ سَبْعًا وَعِشْرِينَ. ❷

ترجمہ: مرد کا جماعت کیساتھ نماز پڑھنا اکیلے نماز پڑھنے سے ستائیس درجہ بڑھ کر ہوتی ہے۔

اس حدیث میں جماعت کیساتھ نماز پڑھنے کی بڑی فضیلت ہے کہ جماعت کیساتھ نماز پڑھنے میں ستائیس گنا زیادہ ثواب ملتا ہے۔

تکبیر اولی کا اہتمام کرنے پر دو انعامات

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ صَلَّى لِلَّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا فِي جَمَاعَةٍ يُدْرِكُ التَّكْبِيرَةَ الْأُولَى كُتِبَ لَهُ بَرَاءَتَانِ: بَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ، وَبَرَاءَةٌ مِنَ النِّفَاقِ. ❸

ترجمہ: جو شخص اللہ کیلئے چالیس دن جماعت کیساتھ مع تکبیرہ اولی کے نماز پڑھے، تو اسکے لئے دو خلاصیاں لکھی جاتی ہیں: ایک خلاصی آگ سے، دوسری خلاصی نفاق سے۔

---

❶ مسند أحمد: مسند المكثرين من الصحابة، مسند أبى هريرة رضي الله عنه، ج ۱۴ ص ۳۹۸، رقم الحديث: ۸۷۹۶

❷ صحيح مسلم: كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب فضل صلاه الجماعةوبيان التشديد فى التخلف عنها، رقم الحديث: ۶۵۰

❸ سنن الترمذى: أبواب الصلاة، باب ماجاء فى فضل التكبيرة الأولى، رقم الحديث: ۲۴۱

اذان سننے والے نابینا کے لیے بھی ترک جماعت کی اجازت نہیں

حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ نابینا تھے، ان کا گھر دور تھا، اور انہیں لانے والا کوئی نہیں تھا، یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، اور کہا کیا میرے لیے رخصت ہے؟ اگر میں جماعت کی نماز میں حاضر نہ ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا:

هَلْ تَسْمَعُ النِّدَاءَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: مَا أَجِدُ لَكَ رُخْصَةً. ①

ترجمہ: کیا تم اذان کی آواز سنتے ہو؟ انہوں نے کہا: جی ہاں! تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمہارے لیے رخصت نہیں پاتا۔

ان احادیث میں باجماعت نماز اور تکبیر اولی کیساتھ نماز پڑھنے کی ترغیب دی ہے اور اسکے فضائل بھی بیان ہوئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف اپنے اقوال وارشادات سے ہی جماعت کی اہمیت وضرورت کو بیان نہیں فرمایا، بلکہ عملی طور پر خود اس قدر جماعت کا اہتمام فرمایا کہ ہمیشہ اس پر مواظبت اور مداومت فرمائی، مرض الوفات میں بھی جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر غشی طاری ہوئی تھی، جماعت کا اتنا اہتمام تھا کہ جب ذرا سا افاقہ ہوا تو جماعت سے نماز ادا کرنے کے لئے دو شخصوں کے سہارے مسجد تشریف لے گئے اور نماز جماعت سے ادا فرمائی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مرض الموت میں دو صحابہ کے سہارے جماعت کے لیے آنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاشْتَدَّ بِهِ وَجَعُهُ، اسْتَأْذَنَ أَزْوَاجَهُ فِي أَنْ يُمَرَّضَ فِي بَيْتِي، فَأَذِنَّ لَهُ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ، تَخُطُّ رِجْلَاهُ فِي الْأَرْضِ، بَيْنَ عَبَّاسٍ وَرَجُلٍ آخَرَ. ②

① سنن ابن جاجہ: کتاب المساجد والجماعة، باب التغليظ فى التخلف عن الجماعة، رقم الحديث: 792

② صحيح البخارى: كتاب الوضو، باب الغسل والوضوء فى المخضب والقدح الخشب ولحجارة، رقم الحديث: 198

ترجمہ: جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گرانی ہوئی اور مرض بڑھ گیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ازواج مطہرات سے اجازت چاہی کہ آپ کی تیمارداری میرے گھر میں کی جائے، چنانچہ سب نے اجازت دیدی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم (اسی بیماری کی حالت میں) دو شخصوں کے سہارے (یعنی) حضرت عباس اور ایک دوسرے شخص کے ہمراہ زمین پر پاؤں گھسیٹتے ہوئے (جماعت سے نماز پڑھنے کے لئے) تشریف لے گئے۔

اس واقعہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا جماعت کے ساتھ انتہائی اہتمام اور شغف ظاہر ہے کہ اس شدید بیماری کی حالت میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جماعت کا ترک گوارا نہ ہوا اور دوسروں کے سہارے سے جماعت میں تشریف لے گئے، ایک ہم لوگ ہیں کہ جو زبانی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت والفت کا دعویٰ تو کرتے ہیں، لیکن محض آرام وراحت اور موسم سرما گرما کا بہانہ کر کے صحت وتندرستی ہونے کے باوجود بھی اس اہم اور ضروری عمل کو نہایت بے توجہی وبے اعتنائی سے ترک کردیتے ہیں، حالانکہ نماز ہی وہ عبادت ہے، جو مسلمانوں کی انفرادی اور اجتماعی زندگی میں انقلاب برپا کرتی ہے۔

اس لئے کوشش ہو کہ باجماعت نماز کا اہتمام ہو اور تکبیر اولی کا بھی اہتمام ہو ہمارے اسلاف چاہے سفر میں ہو یا حضر میں ہو، میدانِ جنگ میں ہو یا امن میں ہو جماعت کی نماز کسی حال میں نہیں چھوڑتے تھے۔

میدانِ جہاد میں نماز باجماعت کا اہتمام

یہی وجہ تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام بجان ودل جماعت کی نماز پر فدا تھے، جان سے بڑھ کر پیاری اور کیا چیز ہوسکتی۔ گھمسان کی جنگ ہو رہی ہے، میدانِ کارزار گرم ہے، اور گردنیں کٹ کٹ کر گر رہی ہیں مگر اس وقت بھی اس دینی شیرازہ بندی توڑنے کی اجازت نہیں ملتی ہے بلکہ وہاں بھی سب حتی الوسع ایک ہی امام کے پیچھے نماز پڑھنے کا اہتمام کرتے ہیں اور ممکن حد تک نباہنے کی سعی کرتے ہیں۔

حضرت سالم بن عبداللہ اپنے والد عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والد نے کہا کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غزوہ میں شریک تھا، اس میں دشمنوں کی ہم سے مڈبھیڑ ہوگئی، چنانچہ ہم میدان میں نکل پڑے، نماز کا وقت آیا تو ہم دو حصوں میں بٹ گئے، ایک گروہ آپ کے ساتھ نماز میں شریک ہوگیا، اور دوسرا دشمنوں کے مقابل ڈٹا رہا، پہلے گروہ نے جب آپ کے ساتھ ایک رکعت نماز پڑھی، آپ نے اپنی نماز پوری کر کے سلام پھیر لیا اور اس کے بعد ہر ایک نے اپنی اپنی بقیہ ایک رکعت پوری کی۔

مشرکین عرب کو یقین تھا کہ ان جاں نثارانِ اسلام کو نماز اپنی اور اپنے بال بچوں کی جان سے زیادہ پیاری ہے، اس لئے وہ قصداً اوقاتِ نماز میں سخت سے سخت حملہ کرنے کی کوشش کرتے تھے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ایک واقعہ بیان فرماتے ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ضجنان وعسفان کے درمیان نزولِ اجلال فرمایا، یہ دیکھ کر مشرکین کہنے لگے: ان لوگوں کو ایک ایسی نماز درپیش ہے جو ان کی ساری دنیا اور بال بچوں سے بھی زیادہ محبوب ہے جس کا نام عصر ہے، لہذا تم متفق ہو کر یکبارگی پوری قوت سے ان پر ٹوٹ پڑو، ادھر مشرکین میں یہ مشورہ ہو رہا تھا، ادھر جبرئیل امین نے آکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا کہ اپنے ساتھیوں کو دو حصوں میں بانٹ دیجئے اور ہر ایک کو ایک ایک رکعت نماز اس طرح پڑھائیے کہ دوسرا حصہ مسلح ہو کر دشمنوں کے مقابلہ میں ڈٹا رہے، اس طرح ان کی ایک ایک رکعت ہوگی اور آپ کی دو رکعتیں۔ ❶

میدانِ جہاد وقتال میں بھی شریعت نے جماعت ٹوٹنے نہیں دی اور اس نازک موقع پر خود اللہ تعالی نے جبرئیل علیہ السلام کے ذریعہ آپ کی رہنمائی فرمائی اور حکمتِ عملی بتا کر شکستِ جماعت سے بچالیا، جو اس بات کی دلیل ہے کہ پروردگارِ عالم کو جماعت کی نماز محبوب ہے۔

❶سنن الترمذي: أبواب تفسير القرآن، باب: ومن سورة النساء، ج۵ ص ۲۴۳، رقم الحديث: ۳۰۳۵

حضراتِ صحابہ کرام کا جماعت کا اہتمام

سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم نے جب قول وفعل دونوں سے دینی شیرازہ بندی اور اجتماعی نظام کی تاکید فرمادی تو پھر آپ کے چاہنے والے جنہوں نے آپ پر اپنی جانیں نثار کیں اور اسی کو اپنی زندگی کا ماحصل اور سرمایہ جانا اور جن پر آپ کی نگاہِ لطف وکرم بھی پڑ چکی تھی، کیونکر آپ کی ایک ایک ادا پر جان نہ دیتے، حق یہ ہے کہ صحابہ کرام نے حق ادا کردیا، آپ جو راہِ حق بتا گئے زندگی کی اخیر سانس تک اس پر عمل پیرا رہنے کی سعی پیہم جاری رکھی اور دین کے ایک ایک مسئلہ پر عمل کر کے ثبت ودوام حاصل کر گئے۔

مسجدوں میں جماعت کی نماز اسی اہمیت اور ہیئت کے ساتھ قائم کرنے کی کوشش کی جو دین کا مطالبہ اور عاشقانِ رسول کا شیوہ تھا، اِس وقت استقصاء مقصود نہیں ہے بلکہ چند صحیح واقعات ثبوت میں پیش کرتے ہیں:

حضرت ام درداء رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: ایک دن حضرت ابو درداء غصہ کی حالت میں تشریف لائے، میں نے پوچھا کیا بات پیش آئی کہ اس قدر رنجیدہ اور غضب ناک ہیں؟ فرمانے لگے:

وَاللَّهِ مَا أَعْرِفُ مِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا إِلَّا أَنَّهُمْ يُصَلُّونَ جَمِيعًا. ❶

ترجمہ: خدا کی قسم! میں امت محمدیہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں بجز اس کے کچھ نہیں پاتا ہوں کہ باجماعت نمازیں پڑھی جائیں (اور اب دیکھتا ہوں کہ لوگ اسے بھی ترک کرنے پر اتر آئے ہیں۔)

❶ صحيح البخاري: كتاب الأذان، باب فضل صلاة الفجر في جماعة، ج ١ ص ١٣١، رقم الحديث: ٦٥٠

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی نگاہ میں جماعت کی اہمیت

فاروق اعظم رضی اللہ عنہ جماعت کی نماز کے عاشق تھے اور آخر کار اسی عشق میں جان دی، آپ کا یہ حال تھا کہ اگر کسی کو مسجد میں جماعت کے ساتھ نہیں پاتے تھے تو اس کے یہاں خود پہنچ کر وجہ دریافت فرماتے اور عذر معقول نہ پاتے تو اپنی خفگی کا اظہار فرماتے۔ ایک دن آپ نے کچھ لوگوں کو غیر حاضر پاکر فرمایا کیا بات ہے کہ وہ لوگ جماعت کے لئے مسجد نہیں آتے ان کی دیکھا دیکھی اور لوگ بھی ایسا کرنے لگیں گے، ان کو معلوم ہونا چاہئے کہ یا تو وہ پابندی کے ساتھ مسجد آیا کریں ورنہ میں ان کی طرف ایسے اشخاص کو بھیجوں گا جو ان کی گردنیں ماردیں گے، پھر آپ نے فرمایا جماعت کی نماز کے لئے مسجد آیا کرو، یہ اخیر جملہ آپ نے تین بار فرمایا۔ ❶

جماعت کی نماز میں شرکت ساری رات کی عبادت سے بہتر ہے

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک دن صبح کی نماز میں سلیمان بن ابی حتمہ رضی اللہ عنہ کو نہیں پایا (یہ جماعت میں کسی وجہ سے نہیں پہنچ پائے تھے) آپ کسی کام سے بازار تشریف لے جارہے تھے، حضرت سلیمان رضی اللہ عنہ کا گھر راستہ ہی میں پڑتا تھا، چنانچہ آپ ان کی ماں حضرت شفاء رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور ان کی غیر حاضری کی وجہ دریافت کی، ان کی ماں نے بتایا بات یہ ہوئی کہ سلیمان نے قیام لیل میں رات گزاری، اتفاق کی بات اخیر شب میں نیند کا غلبہ ہوگیا اور بلا قصد وارادہ سو گئے، یہ سن کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

لَأَنْ أَشْهَدَ صَلاَةَ الصُّبحِ فِي الْجَمَاعَة، أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَقُومَ لَيْلَةً. ❷

ترجمہ: میرے نزدیک فجر کی نماز مسجد میں باجماعت پڑھنی اس ساری رات جاگ کر عبادت کرنے سے بہتر ہے کہ صبح کی جماعت چھوٹ جائے۔

---

❶ كتاب الصلاة لأحمد بن حنبل: ص ٢١

❷ موطأ مالك: كتاب الصلاة، باب ما جاء في العتمة والصبح، ج٢ ص ١٨٠، رقم الحديث: ٤٣٢

نماز باجماعت ادا کرنے سے متعلق حضراتِ سلف کے اقوال

۱......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

لأن تملأ أذن ابن آدم رصاصامذاباخير له من أن يسمع النداء ثم لا يجيب. ❶

ترجمہ: لوگوں کے کانوں میں سیسہ پگھلا کر بھر دیا جائے یہ اس سے بہتر ہے کہ لوگ اذان کی آواز سنیں اور مسجد میں نہ آئیں۔

۲......حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

من سمع المنادى فلم يجب لم يرد خيرا لم يرد به خير. ❷

ترجمہ: جس شخص نے مؤذن کی آواز سنی اور اس نے کوئی جواب نہیں دیا، اس نے اچھا کام نہیں کیا اور نہ ہی اس سے اچھا کام لینا مقصود ہے۔

۳......محمد بن واسع رحمہ اللہ کہتے ہیں:

مَا أَشْتَهِي مِنَ الدُّنْيَاإِلَّا ثلاثة أخاإِنَّهُ إِنْ تَعَوَّجْتُ قَوَّمَنِي وَقُوتًامِنَ الرِّزْقِ عَفْوًا مِنْ غَيْرِ تَبِعَةٍ وَصَلَاةً فِي جَمَاعَةٍ يُرْفَعُ عَنِّي سَهْوُهَاوَيُكْتَبُ لِيْ فَضْلِهَا. ❸

ترجمہ: میں دنیا سے صرف تین چیزیں چاہتا ہوں، ایک ایسا بھائی جب میں بھٹکوں تو مجھے راہ راست پر لے آئے، دوسری رزق حلال جس میں کسی دوسرے کا حق نہ ہو، تیسری نماز باجماعت کہ جسکی فروگزاشت مجھ سے معاف کردی جائے اور اسکی تمام فضیلتیں میرے لئے لکھ دی جائیں۔

۴......امام حاتم اصم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

فاتتنى الصلاة فى الجماعة فعزانى أبو إسحاق البخارى وحده ولو مات لى ولد لعزانى أكثر من عشر آلاف لأن مصيبة الدين أهون عند الناس من مصيبة الدنيا. ❹

❶ إحياء علوم الدين: كتاب أسرار الصلاة، الباب الاول، ج ا ص ۱۴۹

❷ إحياء علوم الدين: كتاب أسرار الصلاة، الباب الاول، ج ا ص ۱۴۹

❸ إحياء علوم الدين: كتاب أسرار الصلاة، الباب الاول، ج ا ص ۱۴۸

❹ إحياء علوم الدين: كتاب أسرار الصلاة، الباب الاول، ج ا ص ۱۴۹

ترجمہ: ایک مرتبہ میری نماز باجماعت فوت ہوگئی، لوگوں میں صرف ابو اسحاق ایسے تھے جنہوں نے میری تعزیت کی، اور اگر میرا لڑکا فوت ہو جاتا تو دس ہزار آدمی تعزیت کیلئے آتے، اور یہ اس لئے ہوتا ہے کی دین کی مصیبت دنیا کی مصیبت کے مقابلے میں ہلکی سمجھی جاتی ہے۔

باجماعت نماز پڑھنے والوں کے چہرے چمک رہے ہونگے

جب قیامت کا دن ہوگا تو کچھ لوگ ایسے اٹھیں گے کہ انکے چہرے ستاروں کی طرح چمکتے ہوں گے، ملائکہ ان سے پوچھیں گے: تمھارے اعمال کیا تھے؟ وہ لوگ کہیں گے:

كنا إذا سمعنا الأذان قمنا إلى الطهارة لا يشغلنا غيرها.

ترجمہ: جب ہم اذان کی آواز سنتے تھے تو وضو کیلئے اٹھ جاتے تھے، پھر کوئی دوسرا کام ہمارے اور نماز کے درمیان رکاوٹ نہیں بنتا تھا۔

پھر کچھ لوگ ایسے اٹھیں گے جنکے چہرے چاند کی طرح روشن ہونگے، وہ لوگ فرشتوں کے سوال کے جواب میں کہیں گے: "**كنا نتوضأ قبل الوقت**" ہم وقت سے پہلے وضو کرلیا کرتے تھے۔ پھر کچھ لوگ اٹھیں گے جنکے چہرے سورج کی طرح روشن ہونگے وہ یہ بتلائیں گے: "**كنا نسمع الأذان في المسجد**" ہم مسجد میں پہنچ کر اذان سنتے تھے۔ ❶

جنہیں تجارت اللہ کی یاد سے غافل نہیں کرتی

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے بازار والوں کی ایک جماعت کو دیکھا کہ جوں ہی اذان ہوئی، سب سامان اور کاروبار چھوڑ چھاڑ کر مسجد چل کھڑے ہوئے، یہ دیکھ کر آپ نے فرمایا کہ ایسے ہی لوگوں کے بارے میں ہے:

رِجَالٌ لَّا تُلۡهِيۡهِمۡ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيۡعٌ عَنۡ ذِكۡرِ اللّٰهِ. ❷ (النور: ۳۷)

ترجمہ: کچھ لوگ ایسے ہیں کہ جن کو تجارت وغیرہ جیسی پیاری چیز بھی اللہ تعالی کی یاد سے نہیں روکتی۔

---

❶ إحياء علوم الدين: كتاب أسرار الصلاة، الباب الاول، ج ا ص ۱۴۹

❷ تفسیر ابن کثیر: سورۃ النور آیت نمبر ۳۷ کے تحت، ج ۶ ص ۶۳

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے متعلق روایت ہے کہ آپ نے ایک شخص کو جماعت کی نماز میں نہ دیکھا، اس کے یہاں تشریف لے گئے اور آواز دی، آپ کی آواز سن کر وہ شخص گھر سے نکلے، امیر المؤمنین نے دریافت کیا نماز میں غیر حاضر کیوں رہے؟ جواب میں کہا حضرت میں بیمار ہوں اور ساتھ یہ بھی کہا اے امیر المؤمنین اگر حضرت کی آواز کان میں نہ پڑتی تو گھر سے نہیں نکلتا، یا یہ کہا کہ مسجد تک چلنے کی طاقت نہیں ہے، یہ سن کر آپ نے فرمایا تم نے اس کی پکار پر لبیک نہیں کہا جو سب سے زیادہ ضروری تھی اور میری آواز پر نکل آئے، اللہ کے بندے! اللہ تعالی کی طرف جو پکارنے والا پکارتا ہے اس کی پکار پر جس قدر دھیان ضروری ہے میری پکار پر نہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مسجد میں نماز کے اندر اپنے بھائیوں کو تلاش کرو کہ وہ سب جماعت میں شریک ہیں یا نہیں، اگر کسی کہ نہ دیکھو تو دریافت کرو، خدا نخواستہ اگر بیماری کی وجہ سے نہ آئے ہوں تو ان کی عیادت کو جاؤ، اگر وہ اپنی صحت وتندرستی کے باوجود نہیں آئے ہیں تو عتاب کرو۔❶

امام غزالی رحمہ اللہ اس واقعہ کے تحت لکھتے ہیں:

وقد كان الاولون يبالغون فيه حتى كان بعضهم يحمل الجنازة إلى بعض من تخلف عن الجماعة إشارة إلى أن الميت هو الذى يتأخر عن الجماعة دون الحى.❷

ترجمہ: جماعت کی نماز میں تساہل مناسب نہیں، پہلے لوگ باجماعت کا بڑا اہتمام کرتے تھے، جو لوگ بغیر عذر شرعی شریکِ جماعت نہ ہوتے ان کا جنازہ نکالا جاتا تھا، جو اشارہ تھا کہ ایسا شخص مردہ ہے، اس میں دینی روح نہیں ہے۔

❶ إحياء علوم الدين: كتاب أسرار الصلاة ومهماتها، الباب السادس، ج ١ ص ١٩٢

❷ إحياء علوم الدين: كتاب أسرار الصلاة ومهماتها، الباب السادس، ج ١ ص ١٩٢

حضرات سلف میں جماعت تو جماعت ان حضرات نے تکبیر اولیٰ کا بھی نہایت اہتمام کیا، زندگی کے چالیس چالیس سال ایسے گزرے کہ اِن حضرات سے تکبیر اولیٰ بھی فوت نہیں ہوئی، جماعت چھوٹ جانا تو دور کی بات ہے۔

باجماعت نماز، جمعہ اور نماز عید کی حکمت

اللہ تعالیٰ نے اطاعت اور طہارت کے ساتھ پانچ وقت جمع ہوکر اور مل کر اپنی عظمت وجبروت کو بیان کرنا مسلمانوں پر لازم کر دیا، کوئی شہر اور قصبہ ایسا نہیں ہے جس کے ہر محلّہ میں پانچ وقت کی نماز جماعت کے ساتھ ادا نہ کی جاتی ہو، لیکن روزانہ پانچ وقت کے اجتماع میں شہر اور قصبہ کے تمام رہنے والوں کو اکٹھے ہونے کا حکم دیا جاتا تو یہ حد سے زیادہ مشکل بات ہوتی، اور سب کے لیے اس پر عمل کرنا ممکن نہ ہوتا، اس لیے شہر اور قصبہ کے رہنے والے تمام مسلمانوں کے اجتماع کے لئے ہفتہ میں ایک دن جمعہ کا مقرر ہوا، پھر اسی طرح دیہات کے لوگوں کے اجتماع کے لیے عید کی نماز تجویز ہوئی، چونکہ یہ ایک بڑا اجتماع ہے اس لیے عید کا جلسہ شہر سے باہر میدان میں تجویز فرمایا، لیکن اس کے بعد پھر بھی کل دنیا کے مسلمان میل ملاپ سے محروم رہتے تھے اس لیے کل اہل اسلام کے اجتماع کے لیے ایک بڑے صدر مقام کی ضرورت تھی تا کہ مختلف مقامات کے مسلمان اسلامی رشتہ اخوت کے سلسلے میں ایک جگہ پر جمع ہوجائیں اور ایک دوسرے کے حال واحوال سے واقف ہوں، چونکہ اس جیسے عظیم اجتماع میں امیر اور فقیر سب کا شامل ہونا محال تھا اس لیے صرف صاحبِ استطاعت لوگوں کو منتخب کیا۔ ❶

---

❶ احکام اسلام عقل کی نظر میں: ص۲۷،۳۷

باجماعت نماز اور تکبیر اولیٰ کے فوائد وثمرات

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کا نظام قائم فرمایا، اور ہر وہ شخص جو بیمار اور معذور نہیں ہے اس پر جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنے کو لازم قرار دیا ہے، اس کا راز اور حکمت یہ ہے کہ اس کے ذریعہ ہر روز امت کے ہر فرد کا پانچ مرتبہ احتساب ہوجاتا ہے۔ نیز تجربہ اور مشاہدہ یہ ہے کہ اس جماعتی نظام کی وجہ سے بہت سے وہ لوگ بھی پانچوں وقت کی نماز پابندی سے ادا کرتے ہیں جو عزیمت کی کمی اور جذبہ کی کمزوری کی وجہ سے انفرادی طور پر کبھی ایسی پابندی نہیں کر سکتے۔

نماز کی جماعت کا یہ نظام امت کے افراد کی دینی تعلیم وتربیت، اور ایک دوسرے کے احوال سے باخبر رہنے کا ایک غیر سرکاری اور بے تکلف انتظام بھی ہے۔

اور جماعت کی نماز کی وجہ سے مسجد میں عبادت اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے کی فضا قائم ہوتی ہے، اور زندہ دلوں پر اس کے بہتر اثرات پڑتے ہیں، اور مختلف حالات والے بندوں کے دل ایک ساتھ اللہ کی طرف متوجہ ہونے کی وجہ سے آسمانی رحمتوں کا نزول ہوتا ہے، اور جماعت میں اللہ تعالیٰ کے مقرب فرشتوں کی شرکت کی وجہ سے ان کی معیت اور رفاقت نصیب ہوتی ہے، اور یہ سب جماعت کی برکات ہیں۔ نیز نماز کی جماعت کے نظام کے ذریعہ امت میں اجتماعیت پیدا کی جاسکتی ہے اور محلّہ کی مسجد میں روزانہ پانچ وقت کی نمازوں کی جماعت میں اکٹھے ہونے اور پوری بستی کی جامع مسجد میں جمع کے دن سب کے اکٹھے ہونے میں اجتماعی وملی فائدے ہیں، انھی برکات اور اسی قسم کی بہت ساری مصلحتوں اور فوائد کی وجہ سے امت کے ہر شخص کو جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کا پابند کیا گیا ہے کہ جب تک کوئی واقعی مجبوری اور معذوری نہ ہو تو وہ نماز جماعت ہی سے ادا کرے۔

جب تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت اور تعلیمات پر صحیح معنیٰ میں عمل ہوتا تھا منافق

اور معذور کے علاوہ ہر شخص جماعت کے ساتھ نماز ادا کرتا تھا، اور جماعت میں کوتاہی اور سستی کرنے کو نفاق کی علامت سمجھا جاتا تھا۔

جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے میں یہ فائدہ بھی ہے کہ تمام مسلمانوں کو ایک دوسرے کے حالات کے بارے میں علم ہوتا ہے، اور ایک دوسرے کے درد و مصیبت میں شریک ہو سکتے ہیں، اس سے دینی اخوت اور ایمانی محبت کا پورا پورا اظہار ہوتا ہے۔ اور یہ شریعت کا ایک بڑا مقصد ہے اور قرآن و حدیث میں اس کی تاکید کی گئی ہے اور جا بجا اس کی فضیلت بیان کیا گئی ہے۔ ❶

حضرت سعید بن مسیّب رحمہ اللہ کا چالیس سال تکبیر اولیٰ کا اہتمام

حضرت سعید بن مسیّب رحمہ اللہ بڑے اللہ والے بزرگ ہے، انکے متعلق امام ابونعیم اُصفہانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

مَا نُودِیَ لِلصَّلَاۃِ مُنْذُ أَرْبَعِینَ سَنَۃً إِلَّا وَسَعِیدٌ فِی الْمَسْجِد.

ترجمہ: چالیس سال سے سعید بن مسیّب کا معمول تھا کہ اذان سے پہلے مسجد میں موجود ہوا کرتے تھے۔

خود فرماتے ہیں:

مَا نَظَرْتُ فِی أَقْفَاءِ قَوْمٍ سَبَقُونِی بِالصَّلَاۃِ مُنْذُ عِشْرِینَ سَنَۃً. ❷

ترجمہ: بیس سال سے میں نے نماز میں قوم کی گدی نہیں دیکھی۔ (یعنی ہمیشہ پہلی صف میں نماز پڑھا کرتا تھا، ان سے آگے کوئی نہیں ہوتا تھا کہ جس پر ان کی نگاہ پڑھے۔)

یعنی چالیس سال تکبیر اولی کیساتھ صفِ اول میں نماز ادا کی۔

❶ معارف الحدیث: کتاب الصلاۃ، حصہ سوم، ۱۲۴، ۱۲۵ / مظاہر حق جدید:، ج۱ص۷۰۱

❷ حلیۃ الأولیاء: فمن الطبقۃ الأولی من التابعین، ترجمۃ: سعید بن المسیب، ج۲ص۱۶۳

چالیس سال تک تکبیر اولی کا اہتمام

محمد بن سماعہ رحمہ اللہ ایک بزرگ عالم ہیں، جو امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ کے شاگرد ہیں، ایک سو تین برس کی عمر میں انتقال ہوا، اُس وقت دو سو رکعات نفل روزانہ پڑھتے تھے، فرماتے ہیں:

مكثت أربعين سنة لم تفتني التكبيرة الأولى إلا يوما واحدا ماتت فيه أمي ففاتتني صلاة واحدة في جماعة، فقمت فصليت خمسا وعشرين صلاة أريد بذلك التضعيف فغلبتني عيني، فأتاني آت، فقال: يا محمد قد صليت خمسة وعشرين صلاة ولكن كيف لك بتأمين الملائكة؟

ترجمہ: چالیس سال تک میری تکبیر اولیٰ کبھی فوت نہیں ہوئی یعنی برابر جماعت میں شریک ہوتا رہا، صرف ایک دن جب میری والدہ ماجدہ فوت ہوگئیں، تو جماعت نہ مل سکی، خیال آیا کہ حدیث میں ہے کہ جماعت کی نماز تنہا نماز پڑھنے سے ستائیس درجہ زیادہ فضیلت رکھتی ہے، اس کمی کو پورا کرنے کے لیے میں نے ایک نماز کو ستائیس دفعہ پڑھا کہ خسارہ پورا ہو جائے، اس کے بعد نیند آ گئی اور سو گیا۔ اسی حالت میں ایک کہنے والے نے کہا کہ اے محمد! تم نے ستائیس دفعہ نماز پڑھ لی، مگر فرشتوں کی آمین کا کیا ہوگا۔ (یعنی سورہ فاتحہ کے اختتام پر امام آمین کہتا ہے، تو اس پر فرشتے بھی آمین کہتے ہیں، مگر منفرد اور تنہا آدمی کی آمین پر فرشتوں کی آمین نہیں ہوتی، اس کی طرف اشارہ ہے۔) ❶

اِس میں اِس طرف اشارہ ہے کہ جماعت کا ثواب مجموعی طور سے جو حاصل ہوتا ہے وہ اکیلے میں حاصل ہو ہی نہیں سکتا، چاہے ایک ہزار مرتبہ اُس نماز کو پڑھ لے، اور یہ ظاہر بات ہے، ایک آمین کی مُوافقت ہی صرف نہیں بلکہ مجمع کی شرکت، نماز سے فراغت کے بعد ملائکہ کی دعا، جس کا اِس حدیث میں ذکر ہے، اِن کے علاوہ اور بہت سی خصوصیات ہیں جو جماعت ہی میں پائی جاتی ہیں۔

❶ تاريخ بغداد: ترجمة: محمد بن سماعة بن عبيد الله، ج۳ ص ۴۰۴، رقم الترجمة: ۹۲۱

جماعت کی نماز عراق کی گورنری سے زیادہ محبوب ہے

امام میمون بن مہران رحمہ اللہ جماعت کی نماز کی نہایت پابندی کرتے تھے اور اس دور میں جبکہ گھڑیاں نہ تھیں اور نہ وقت منضبط ہوتا تھا، کبھی ان سے جماعت نہیں چھوٹی، ایک دفعہ مسجد میں پہنچے تو ان کو معلوم ہوا کہ جماعت ہو چکی ہے، یہ سن کر "اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ" پڑھا اور فرمایا:

لِفَضْلِ هَذِهِ الصَّلَاةِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ وِلَايَةِ الْعِرَاقِ. ❶

ترجمہ: جماعت کی نماز مجھے عراق کی گورنری سے زیادہ محبوب ہے۔

ستر سال سے تکبیر اولیٰ کا اہتمام

امام سلیمان بن مہران الاعمش رحمہ اللہ کے متعلق امام وکیع رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ تقریباً ستر سال میں ایک مرتبہ بھی ان سے تکبیر تحریمہ فوت نہیں ہوئی:

وَقَالَ وَكِيعٌ: بَقِيَ الْأَعْمَشُ قَرِيبًا مِنْ سَبْعِينَ سَنَةً لَمْ تَفُتْهُ التَّكْبِيرَةُ الْأُولَى. ❷

نماز کو ستائیس مرتبہ پڑھ کر بھی باجماعت نماز کا ثواب نہ پا سکے

ایک بہت بڑے محدث گزرے ہیں عبیداللہ بن عمر القواریری رحمہ اللہ، یہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میرے ہاں رات کو مہمان آ گئے، تو اُن مہمانوں کے اکرام کرتے ہوئے عشاء کی جماعت کی نماز مجھ سے چھوٹ گئی، جبکہ زندگی میں میرا معمول تھا کہ جماعت کیساتھ نماز پڑھا کرتا تھا، تو میں نے اپنی اُس نماز کو تنہا پڑھا اور میں نے ستائیس مرتبہ اُس نماز کو ادا کیا تا کہ مجھے جماعت کی نماز کا ثواب مل جائے۔ کیونکہ روایت میں ہے کہ جماعت کی نماز اکیلے نماز سے ستائیس درجہ بڑھ کر ہے، اس لئے ستائیس مرتبہ پڑھی۔ اب کہتے ہیں کہ میں نے رات کو خواب دیکھا کہ میں گھوڑے پر سوار ہوں اور میرے ساتھ اور بھی بہت سارے لوگ ہیں، لیکن وہ تمام لوگ جو گھوڑے پر ہیں وہ مجھ سے بہت آگے ہو گئے، میرا گھوڑا بہت پیچھے ہے،

❶ إحياء علوم الدين: الباب الأول في فضائل الصلاة، ج ١ ص ١٤٩

❷ تذكرة الحفاظ: ترجمة: سليمان بن مهران الأعمش، ج ١ ص ١١٦

حالانکہ سب سے مہنگا گھوڑا میرا تھا، میں بڑی کوشش کرتا، گھوڑے کو ایڑ لگاتا لیکن گھوڑا آگے نہ جاتا، آخر کار میں بڑا غمگین اور پریشان ہو گیا کہ میں تو پیچھے رہ جاؤں گا، اِتنے میں آگے جانے والوں میں سے کسی نے مڑ کر دیکھا اور کہا تم ہمارے برابر نہیں ہو سکتے، تم ہم سے پیچھے رہو گے:

صلينا العشاء في جماعة وأنت صليت وحدك فانتبهت وأنا مغموم حزين لذلك. ❶

ترجمہ: اس لیے کہ ہم نے عشاء کی نماز جماعت سے پڑھی ہے اور آپ نے تنہا نماز پڑھی، اور میں اس پر غمگین ہوا اور مجھے اس پر نہایت افسوس ہوا۔

امام مزنی رحمہ اللہ کا نماز کو پچیس مرتبہ دہرانا

امام مزنی رحمہ اللہ امام طحاوی رحمہ اللہ کے ماموں ہیں، ۲۶۴ھ میں ان کا انتقال ہوا ہے، علامہ تاج الدین سبکی رحمہ اللہ نے "طبقات الشافعية الكبرى" میں ان کا واقعہ لکھا کہ زندگی میں ایک مرتبہ ان سے جماعت کی نماز چھوٹ گئی، تو اس نماز کو پچیس دفعہ انہوں نے دہرایا، شاگردوں نے پوچھا یہ کیوں حضرت؟ فرمایا حدیث میں آتا ہے جماعت کی نماز کا ثواب پچیس گنا ہے، تو چونکہ مجھ سے آج جماعت کی نماز چھوٹ گئی ہے، میں اِسے پچیس دفعہ دہرا رہا ہوں کہ شاید اللہ رب العزت مجھے جماعت کی نماز کا ثواب عطا کر دیں۔ ❷

حضرت حاتم عاصم رحمہ اللہ کو تکبیر اولیٰ فوت ہونے پر افسوس

حضرت حاتم اصم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میری جماعت کی نماز فوت ہو گئی، اس کے افسوس کرنے کے لیے میرے پاس صرف ابو اسحاق بخاری رحمہ اللہ ہی تشریف لائے، حالانکہ اگر میرا بچہ مرجاتا تو میرے پاس افسوس کرنے کے لیے ایک ہزار سے زیادہ آدمی آتے، اس کی وجہ یہ ہے کہ لوگوں کے نزدیک دنیا کی مصیبت کے مقابلے میں دین کی مصیبت کوئی وقعت اور اہمیت نہیں رکھتی ہے۔ ❸

❶ الكبائر للذهبي: الكبيرة الرابعة في ترك الصلاة، ج ۱ ص ۲۳

❷ طبقات الشافعية الكبرى: ترجمة: إسماعيل بن يحي بن إسماعيل أبو ابراهيم المزني، ج ۲ ص ۹۴

❸ إحياء علوم الدين: كتاب أسرار الصلاة، الباب الأول، ج ۱ ص ۱۴۹

حضرت میاں جی نور محمد رحمہ اللہ کا تیس سال تک تکبیر اولیٰ کا اہتمام

حضرت شیخ الحدیث رحمہ اللہ آپ کے متعلق تحریر فرماتے ہیں کہ آپ قصبہ لوہاری جو تھانہ بھون کے قریب ہے وہاں ایک مکتب میں بچوں کو قرآن شریف پڑھایا کرتے تھے، اتباع سنت میں کمال درجہ حاصل تھا، حتیٰ کی تیس سال تک تکبیر اولیٰ فوت نہیں ہوئی۔ ❶

حضرت حاجی سید عابد حسین رحمہ اللہ کا اٹھائیس سال تک تکبیر اولیٰ کا اہتمام

حضرت مولانا محمد میاں صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت حاجی سید حسین صاحب قدس سرہ العزیز کا تعلق خاندان سادات سے تھا، آپ صوفی، زاہد اور متقی بزرگ تھے، مولانا مرتضیٰ حسن صاحب چاند پوری رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ ایک روز آپ کو بہت زیادہ رنجیدہ دیکھا گیا، کبیدگی اور افسردگی کی یہ حالت تھی کہ کسی نوجوان عزیز کی مرگ ناگہانی کا شبہ ہوتا تھا، سبب دریافت کیا گیا تو بہت زیادہ اصرار کے بعد معلوم ہوا کہ اٹھائیس سال بعد آج جماعت صبح کی تکبیر تحریمہ فوت ہوگئی۔ ❷

حضرت گنگوہی رحمہ اللہ سے بائیس برس کے بعد تکبیر اولیٰ فوت ہوئی

حضرت مولانا عاشق الٰہی میرٹھی رحمہ اللہ تحریر فرماتے ہیں کہ آج جبکہ دنیا سے اٹھے ہوئے دو سال ہوگئے، اگر مخلوق جمع ہو کر پوری ہمت خرچ کرے اور یادداشت کو پوری طرح کام میں لا کر مہینوں بھی سوچے تو ان شاء اللہ ایک واقعہ بھی ایسا نہ نکال سکے گی کہ جس میں آپ کی نماز کا قضا ہو جانا یا جماعت سے کاہلی وسستی یا کسی شرعی مسلم پسندیدہ امر سے ذرہ برابر بے رغبتی یا غفلت آپ کی ثابت ہوتی ہو، دیوبند کے جلسہ دستار بندی میں جب آپ تشریف لائے ہیں تو غالباً عصر کی نماز میں ایک دن ایسا اتفاق پیش آیا کہ مولانا محمد یعقوب صاحب رحمہ اللہ نماز پڑھانے کے لیے مصلے پر جا کھڑے

❶ تاریخ مشائخ چشت: ص ۲۳۲

❷ علماء حق اور ان کے مجاہدانہ کارنامے: ج ا ص ۶۴

ہوئے، مخلوق کے ازدہام اور مصافحہ کی کثرت کے باعث باوجود عجلت کے جس وقت آپ جماعت میں شریک ہوئے ہیں تو قرأت شروع ہوگئی تھی، سلام پھیرنے کے بعد دیکھا گیا تو آپ اداس اور چہرہ پر اضمحلال برس رہا تھا اور آپ رنج کے ساتھ یہ الفاظ فرمارہے تھے کہ افسوس بائیس برس کے بعد آج تکبیر اولیٰ فوت ہوگئی۔ ❶

شیخ الہند مولانا محمود الحسن کا باجماعت نماز کا اہتمام

حضرت شیخ الہند مولانا محمود الحسن صاحب رحمہ اللہ جب حج کے سلسلہ میں مکہ معظّمہ اور پھر کسی وجہ سے طائف تشریف لے گئے تو وہ جنگِ عظیم کا زمانہ تھا، کافی شورش پھیلی ہوئی تھی، ہر آن گولیاں چلتی رہتی تھیں، ورنہ خطرہ تو بہر حال تھا، اس وقت بھی حضرت پنج وقتہ نماز باجماعت ادا کرتے تھے، اور جس طرح بن پڑتا مسجد پہنچنے کی کوشش کرتے، یہاں سے جب برطانیہ کے اشارہ پر شریف مکہ نے گرفتار کرلیا اور برطانیہ کی نگرانی میں مالٹا روانہ کئے گئے، تو تمام راستہ حتی الوسع سنگین پہروں میں باجماعت نماز ادا کرنے کی سعی جاری رکھی، گورے چمڑے والے فوجی چاروں طرف سے گھیرے میں لئے ہوئے ہوتے اور حضرت اپنے معتقدین کے ساتھ باجماعت نماز میں مشغول ہوتے، مالٹا پہنچے وہاں سردی اپنے شباب پر تھی، خیمہ سے سر نکالنا بھی مشکل ہوتا تھا، اس زمانہ میں بھی حضرت اپنے دوسرے ساتھیوں کے ساتھ ایک خیمہ میں جمع ہوکر باجماعت نماز ادا کرتے۔ ❷

اندازہ لگائیں کہ قید و بند کی صعوبتوں اور تکلیفوں کے باوجود باجماعت نماز کا کتنا اہتمام تھا۔

❶ تذکرۃ الرشید: ج ۲ ص ۱۶

❷ سفرنامہ اسیر مالٹا: ص ۲۷

جنازہ وہ پڑھائے جس میں تین باتیں ہوں

حضرت قطب الدین بختیار کا کی رحمہ اللہ کی وفات ہوئی تو کہرام مچ گیا، جنازہ تیار ہوا، نماز جنازہ ادا کرنے کے لیے ایک بڑے میدان میں جنازہ لایا گیا، بے شمار مخلوق جنازہ پڑھنے کے لیے نکل پڑی تھی، حد نگاہ تک ٹھاٹھیں مارتا ہوا انسانوں کا ایک سمندر نظر آتا تھا، جب نماز جنازہ پڑھانے کا وقت آیا، ایک آدمی آگے بڑھ کر کہتا ہے کہ میں وصی ہوں، مجھے حضرت نے وصیت کی تھی، اس مجمع تک وہ وصیت پہنچانا چاہتا ہوں، مجمع خاموش ہو گیا، کہنے لگا کہ خواجہ قطب الدین بختیار کا کی رحمہ اللہ (متوفی ۶۳۲ھ) نے یہ وصیت کی ہے کہ میرا جنازہ وہ شخص پڑھائے، جس کے اندر تین خوبیاں ہوں۔

پہلی: خوبی یہ کہ زندگی میں اس کی کبھی تکبیر اولیٰ فوت نہ ہوئی ہو۔

دوسری: یہ کہ ہمیشہ عفیف رہا ہو یعنی کبھی زنا نہ کیا ہو۔

تیسری: یہ کہ اس نے عصر کی سنتیں کبھی نہ چھوڑی ہوں۔

جس شخص میں یہ تین خوبیاں ہوں وہ میرا جنازہ پڑھائے، جب یہ بات کہی گئی تو پورے مجمع پر سناٹا چھا گیا، کون ہے جو قدم آگے بڑھائے؟ اسی درمیان میں ایک شخص روتا ہوا آگے بڑھا، حضرت قطب الدین بختیار کا کی رحمہ اللہ کے جنازہ کے قریب آیا، جنازہ سے چادر ہٹائی اور کہا: آپ تو فوت ہو گئے، میرا راز فاش کر دیا، اور مجمع کے سامنے اللہ کو حاضر و ناظر جان کر قسم کھائی کہ الحمد للہ! میرے اندر یہ تینوں خوبیاں موجود ہیں، لوگوں نے دیکھا تو وہ شخص وقت کا بادشاہ سلطان شمس الدین التمش تھا۔ حضرت خواجہ رحمہ اللہ چاہتے تھے کہ لوگوں کو معلوم ہو کہ اُن کا بادشاہ تقوی وطہارت کے کس مقام پر ہے۔ ❶

❶ ہندوستان کے بزم رفتہ کی سچی کہانیاں: ج ۱ ص ۵۳، ۵۴

مولانا الیاس رحمہ اللہ کا باجماعت نماز کا اہتمام

حضرت مولانا الیاس صاحب رحمہ اللہ جو تبلیغی جاعت کے بانی ہیں، جماعت کی نماز پر کیسے بجان و دل فدا تھے، اس کا تھوڑا بہت اندازہ ان اقتباسات سے لگائیے جو مولانا ابوالحسن علی صاحب ندوی رحمہ اللہ نے ''مولانا الیاس اور ان کی دینی دعوت'' نامی کتاب میں مرض الموت کے واقعات کے سلسلہ میں لکھا ہے، فرماتے ہیں:

مارچ ۱۹۴۴ء میں ضعف بہت بڑھ چکا تھا، نماز بھی پڑھانے سے معذور تھے لیکن جماعت میں دو آدمیوں کے سہارے تشریف لاتے تھے، اور کھڑے ہو کر نماز پڑھتے تھے۔ اخیر میں جب حالت نازک ہوگئی تو اس وقت بھی مولانا موصوف نے جماعت ترک نہ فرمائی، بلکہ ہوتا یہ تھا کہ آپ کی چارپائی صف کے کنارے لگا دی جاتی تھی اور آپ جماعت کے ساتھ نماز پڑھتے تھے۔ ❶

مولانا بشارت کریم رحمہ اللہ کا باجماعت نماز کا اہتمام

حضرت مولانا بشارت کریم رحمہ اللہ گرھولوی جو ضلع مظفر پور (بہار) میں ایک بڑے باخدا بزرگ گزرے ہیں، آپ کے متعلق بیان کیا جاتا ہے:

آپ کو پاؤں کی کوئی ایسی بیماری تھی جس کی وجہ سے چلنے سے بڑی حد تک مجبور تھے، مگر مولانا کی شیفتگی جماعت کا یہ حال تھا کہ آپ نے ایک گاڑی بطورِ رکشا بنوا رکھی تھی جس سے پنج وقتہ مسجد حاضر ہو کر باجماعت نماز پڑھتے تھے۔ ❷

مولانا احمد منظور نعمانی رحمہ اللہ کے والد کا باجماعت نماز کا اہتمام

مولانا منظور احمد نعمانی رحمہ اللہ اپنے پدر بزرگوار کے متعلق تحریر فرماتے ہیں:

نماز باجماعت کا اہتمام جیسا میں نے اپنے والد ماجد میں دیکھا، ایسا بہت ہی کم بندگانِ خدا میں دیکھا گیا ہے اور یہ صرف اپنے ہی حق میں نہ تھا بلکہ ان کی پوری کوشش یہ ہوتی

❶ مولانا الیاس اور ان کی دینی دعوت: ص ۱۶۴

❷ اسلام کا نظام مساجد: ص ۹۶

تھی کہ گھر کا ایک ایک آدمی بلکہ ہر صاحبِ شعور بچہ بھی جماعت کے وقت مسجد پہنچ چکا ہو، نماز کا وقت شروع ہوتے ہی تقاضا فرمانا شروع کردیتے تھے، پھر جب مسجد کو جاتے تو راستہ کے لوگوں کو یاد دلاتے جاتے، ادھر چند مہینوں سے آنکھوں میں پانی اتر آیا تھا اور بینائی تقریباً معدوم ہوگئی تھی جس کی وجہ سے خود وقت کا اندازہ نہ فرما سکتے تھے، تو ظہر اور عصر میں بہت پہلے سے دریافت فرمانا شروع کردیتے تھے کہ بتلاؤ نماز کا وقت ہوا یا نہیں۔ ❶

ان واقعات سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ اسلافِ امت باجماعت نماز اور تکبیر اولیٰ کا کتنا اہتمام کرتے تھے، آدمی کے نزدیک جس چیز کی قدر و قیمت ہوتی ہے، وہ اسی میں مشغول و منہمک اور اسی کے تانے بانے بُننے میں لگا رہتا ہے، تمام بھاگ دوڑ اسی کے لیے ہوتی ہے، اس کے بعد اگر وہ چیز حاصل ہوجائے تو اس کے ملنے سے مسرت و خوشی ہوتی ہے، اور اس کے فوت ہونے اور نہ ملنے سے رنج و غم ہوتا ہے، ہمارے نزدیک چوں کہ دنیا اور اس کا ساز و سامان بہت کچھ ہے، اس لیے ہماری خوشی و غمی کا محور بھی وہی ہے، اس کے ملنے سے خوشی اور اس کے نہ ملنے سے غم ہوتا ہے اور ہمارے اکابر و اسلاف کے نزدیک چونکہ دین اور دینیات، آخرت اور اخروی اعمال سب کچھ تھے، اس لیے ان کی خوشی اور غمی کا معیار و محور بھی یہی تھا، اعمالِ صالحہ، اخلاقِ فاضلہ اختیار کرکے ان کو خوشی ہوتی اور اَوراد و وظائف، اشغال و اعمال ترک ہونے سے ان کو رنج ہوتا۔ ہماری تو جماعت فوت ہوجائے یا نماز ہی جاتی رہے تو ہمیں افسوس تک نہیں ہوتا، اور ہمارے بڑوں کا حال یہ تھا کہ اگر ایک وقت کی تکبیر اولیٰ فوت ہوجاتی تو تین دن تک اس کا رنج رہتا اور اگر جماعت فوت ہوجاتی تو سات دن تک غمزدہ رہتے:

رُوِیَ أَنَّ السَّلَفَ کَانُوْا یَعْزُوْنَ أَنْفُسَهُمْ ثَلَاثَةَ أَیَّامٍ إِذَا فَاتَتْهُمُ التَّکْبِیْرَةُ الْأُوْلَی، وَیَعْزُوْنَ سَبْعًا إِذَا فَاتَتْهُمُ الْجَمَاعَةُ. ❷

❶ رسالہ الفرقان: رمضان المبارک ۱۳۶۸ھ

❷ إحياء علوم الدين: كتاب أسرار الصلاة، الباب الأول فی فضائل الصلاة، ج ۱ ص ۱۴۹

جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے سے مسلمانوں میں دوسری چیزوں کے علاوہ اجتماعیت کا بھی جذبہ پیدا ہوتا ہے، اخوت ومحبت، ہمدردی اور ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرنے کی روایت زندہ ہوتی ہے، جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے میں انسان کو اجتماعیت کا سبق سکھایا گیا ہے،سب نمازی ایک امام کے پیچھے ایک قبلہ کی طرف منہ کر کے ایک خدا کے سامنے جھک رہے ہوتے ہیں، معلوم ہوا کہ سب کا مقصد زندگی بھی ایک ہی ہے، اس مقصد کے حصول کے لئے سب کو مل جل کر رہنا ہوگا۔ جماعت کی نماز میں انسان کو مساوات کا سبق سکھایا گیا ہے، زبان، رنگ، نسل کے اعتبار کو نیست ونابود کیا گیا ہے۔ نیز جماعت کے منجملہ فوائد میں سے یہ فوائد بھی ہیں کہ پانچوں وقت مسلمان آپس میں ملیں گے، ایک دوسرے کے حالات سے واقف ہوں گے، میل ومحبت پیدا ہوگی، اتفاق واتحاد پیدا ہوگا، دوسروں کو دیکھ کر عبادت کا زیادہ شوق پیدا ہوگا، عبادت میں طبیعت لگے گی، اور یہ احساس پیدا ہوگا کہ سب مسلمان اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں، نہ گورے کو کالے پر فضیلت ہے، نہ عجمی کو عربی پر فضیلت ہے، جو شخص جس قدر متقی اور پرہیزگار ہوگا، اتنا ہی اللہ تعالیٰ کا مقرب ہوگا، اس لئے نماز کا اہتمام ہو تو جماعت اور تکبیر اولی کیساتھ اہتمام ہو، اللہ رب العزت ہم سب کو باجماعت نماز تکبیر اولیٰ کے ساتھ پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

مؤلف کی کاوشوں پر ایک طائرانہ نظر





